



سوال

(235) قبائلی عادت ہے کہ عورتیں مردوں کو بوسہ دیتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت ریاض شہر میں رہ رہا ہوں اور اس شہر میں میرے بہت ہی قریبی عزیز بھی ہیں مثلاً میری خالہ زاد بہنیں، میرے چچوں کی بیویاں اور میرے چچوں کی بیٹیاں وغیرہ، میں جب ان کی ملاقات کے لئے جانا ہوں تو انہیں سلام کہتا اور بوسے دیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ ننگے منہ بیٹھ جاتی ہیں، مجھے اس سے بہت انقباض محسوس ہوتا ہے جب کہ اکثر جنوبی علاقوں میں میل ملاقات کا یہی طریقہ ہے تو اس صورت حال میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ رہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ عادت بہت بری، منکر اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہے آپ کے لئے عورتوں کو بوسہ دینا اور ان سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ کے چچوں کی بیویاں اور بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں اور اس طرح کی دیگر عورتیں آپ کی محارم نہیں ہیں لہذا ان پر واجب ہے کہ وہ آپ سے پردہ کریں اور آپ کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کریں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا نَسَّوْهُنَّ مِنْمَا فَلَیْلُوْنَ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلَّیْمٍ أَوْ لَطْفٍ لَّیْلُوْنَ وَفَلْیُؤْتِیَنَّکُمْ وَأَنْتُمْ سَکِیْنٌ ... ۵۳ ... سورۃ الاحزاب

”اور جب بیٹھیں تو ان کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان (دونوں) کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔“

علماء کے صحیح قول کے مطابق اس آیت کریمہ کا حکم عام ہے جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے لئے بھی ہے اور دیگر سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور جو شخص یہ کہے کہ اس آیت کا حکم صرف ازواج مطہرات کے لئے ہے تو اس کا قول باطل اور بے دلیل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ نور میں تمام عورتوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

وَالْبَیِّنَاتُ زُفَیْرَاتٌ لِّمَا بَیْنَہُنَّ أَوْ بَیْنَہُنَّ أَوْ بَیْنَہُنَّ أَوْ بَیْنَہُنَّ ... ۳۱ ... سورۃ النور

”اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) ظاہر نہ ہونے میں مگر اپنے شوہروں یا اپنے باپ یا اپنے خسر کے سامنے۔“

تو اس آیت میں جن لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، آپ ان میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ اپنے چچا اور خالہ کی بیٹیوں اور اپنے چچوں کی بیویوں کے لئے اجنبی ہیں یعنی اجنبی اس معنی میں کہ آپ ان کے لئے محرم نہیں ہیں لہذا واجب ہے کہ آپ ان عورتوں کو بھی یہ مسئلہ بتادیں جو ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے اور انہیں بھی یہ فتویٰ پڑھ کر سنا دیں تاکہ آئندہ وہ آپ کو معذور سمجھیں اور انہیں بھی شریعت کے حکم کا علم ہو جائے۔ مذکورہ آیات کے پیش نظر آئندہ، آپ کو ملاقات کے وقت صرف سلام و کلام پر اکتفا کرنا چاہئے۔



نبی ﷺ سے جب ایک خاتون نے مصافحہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔" اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی بھی کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا، آپ عورتوں سے بیعت زبانی لیا کرتے تھے۔ "اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قصہ اُفک کے ضمن میں مذکور ہے کہ "میں نے جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا، انہوں نے پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔" اس سے معلوم ہوا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد عورتیں اپنے چہروں کو بچھپا کر رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائے اور انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے۔
حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 366

محدث فتویٰ